امام خمینیؒ

جہادِ اکبر

(نفس کے ساتھ مجاہدہ)

www.ketab.ir

مؤسسۂ تنظیم ونشر آثار امام خمینیؒ
بین الاقوامی امور

خمینی، روح‌الله، رهبر انقلاب و بنیانگذار جمهوری اسلامی ایران، ۱۲۷۹ــ ۱۳۶۸.
جهاد اکبر، یا، مبارزه با نفس. اردو / امام‌خمینی. ــ تهران: مؤسسه تنظیم ونشر آثار
امام‌خمینی(س)، ۱۳۸۵. ۸۶ ص.
ISBN: 964 - 335 - 799 - 6
فهرستنویسی بر اساس اطلاعات فیپا.
اردو. کتابنامه: به صورت زیرنویس.
۱. خمینی، روح‌الله، رهبر انقلاب و بنیانگذار جمهوری اسلامی ایران، ۱۲۷۹ــ ۱۳۶۸. ــ ــ
پیامها وسخنرانیها. ۲. خودسازی (اسلام). ۳. اخلاق اسلامی. الف. مؤسسه تنظیم ونشر آثار
امام‌خمینی(س) ـ معاونت امور بین‌الملل. ب. عنوان.
BP ۲۵۰/ خ ۸ ج ۹۰۴۶ ۲۹۷/۶۳۲
کتابخانه ملی ایران ۹۷۳ ـ ۸۵ م
کد/ م ۲۰۱۴

جهاد أکبر

امام خمینیؒ

ناشر: مؤسسہ تنظیم ونشر آثار امام خمینیؒ ـ بین الاقوامی امور
پتہ: جمہوری اسلامی ایران
تہران خیابان شہید باہنر خیابان یاسر خیابان سودہ / ۵
پوسٹ بکس: ۶۱۴ ـ ۱۹۵۷۵ کوڈ: ۱۹۷۷۶
ٹیلی فون: ۵ ـ ۲۲۲۹۰۱۹۱ ۲۲۲۸۳۶۳۸
فیکس: ۲۲۸۷۴۰۷۲ (۲۱ ۰۰۹۸)
طبع: دوئم ـ ۱۴۰۳
تعداد: ۵۰۰
قیمت: ۲۵۰/۰۰۰
1010230002000005
جهاد اکبر اردو
ای میل: international-dep...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

www.ketab.ir

انسان خدا کی پیچیدہ ترین اور حیرت انگیز ترین خلقت ہے۔ ایک ایسا موجود ہے جو فطری اور حیوانی خواہشات و جبلتوں کے علاوہ صاحب فطرت اور روحانی شخصیت کا حامل ہے جو اسے دوسری زندہ مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے۔ ایک ایسا موجود ہے جو غور وفکر کرتا ہے اور انتخاب کی صلاحیت رکھتا ہے۔ عقل کے ذریعہ مختلف تدبیریں کرتا ہے اور بذریعہ جسم جدوجہد کرتا ہے تاکہ مشکلات کو حل کرتے ہوئے بہتر زندگی کی طرف قدم بڑھائے اور اپنی اس کوشش کے مقابلے میں اپنی حیات وزندگی کی تاریخ رقم کرتا ہے اور اسلاف سے وراثت میں ملے ہوئے معارف میں مزید اضافہ کرتا ہے۔ مستقبل کی نسلوں کیلئے سریع متحول ہونے والی طبیعت پر زیادہ سے زیادہ تسلط پیدا کرنے اور مجہولات کو کشف کرنے کیلئے زمین ہموار کرتا ہے۔

لیکن افسوس یہ ہے کہ انسانی فطرت وطبیعت کے باہمی ٹکراؤ اور جدوجہد کے اس شور وغل انسان میں اپنے مقاصد اور اغراض کے حصول کی خاطر ایک عظیم وقیمتی حقیقت

کو بھول جاتا ہے جو خود اس کی ذات ہے۔ یعنی اس کا اپنا نفس ہے جو انسانی شخصیت کا جوہر ہے جسے تربیت اور تزکیہ کے ذریعہ ایک بلند مقام تک پہنچانا اور کامل انسان بنانا تھا۔ ایک ایسا انسان جسے خداوند عالم نے اشرف المخلوقات کا لقب دیا اور قرآن کریم کے حقیقی مفسرین نے اس کی معرفت کے باب میں یہاں تک فرمایا:

﴿مَن عرف نفسه فقد عرف ربّه﴾

ہاں! خود فراموشی اور روح انسانی کے لامتناہی پہلوؤں سے چشم پوشی اختیار کرنا سیر کمالات وفضائل اخلاقی کیلئے انسانی صلاحیتوں واستعداد کے سلسلہ میں بے توجہی کرنا ایک ایسی بیماری ہے جس میں اکثر انسانی معاشرے مبتلا ہیں۔ ٹیکنالوجی کی حاکمیت، مشینی زندگی اور اسی طرح مادہ پرستوں اور دنیا پرستوں کا دنیا کے ایک وسیع وعریض حصہ پر غلبہ ایک طرف، انسان کے سلسلہ میں مختلف صاحبان نظریات ومکاتب فکر کی طرف سے ایک مطمئن وروشن راہ دراستہ پیش کرنے کی عدم توانائی نے دوسری طرف، اس پسماندگی اور خود فراموشی میں اضافہ کررکھا ہے۔ اس دوران صرف انبیاء، توحید کے منادی اور معنویت واقدار کی حدود کے پاسدار ہی تھے جنہوں نے انسانی تربیت کو اپنے مسلسل جہاد کا سرنامہ قرار دیا اور عقل وفطرت کی روشنی کے ساتھ ہم آہنگ ہوکر انسانی معاشرے کی کمالات، معنویت اور بلند اقدار کی طرف راہنمائی کی ہے۔ حقیقت میں جو کچھ حیات بشری کی تاریخ میں بلند اقدار، اعزازات اور حقیقی تہذیبیں باقی رہ گئی ہیں انہی کی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔

عصر حاضر میں انقلاب اسلامی ایک الٰہی شخصیت کی ہمت اور حوصلے کی بنا پر دنیا

www.ketab.ir

والوں کے نزدیک نا قابل یقین صورتحال کے باوجود ظہور پذیر ہوا۔ جو اپنی ماہیت کے اعتبار سے صرف ایک سیاسی تحریک یا کسی ظالم حکومت کی بساط پلٹنے کیلئے ایک عوامی شورش نہیں تھی، بلکہ اس سے بڑھ کر ایک ثقافتی اور اخلاقی انقلاب تھا جس نے موجودہ زمانے کے گم گشتہ انسانوں کو اس کی الٰہی فطرت کی طرف پکارا ہے۔ اسلامی جمہوریہ کے بانی نے اپنے زندہ جاوید وصیت نامے میں رونما ہونے والے عظیم انقلاب کی ماہیت کے بارے میں فرمایا:

''دنیا میں تکلیفیں اٹھانے، دکھ جھیلنے، جاں نثاری اور فدا کاری کے حجم و مقدار ہی کے متناسب، مقصد کے باعظمت اور بلند مقام ہونے کی دلیل ہے۔ جیسے کہ آپ ملت مجاہد و شریف نے قیام کیا اور جدوجہد کی اپنے مقصد کے حصول کیلئے اپنی جان و مال قربان کیا اور کر رہے ہیں تو اس کا بھی عظیم و بلند اور قدر و قیمت کا حامل ایک مقصد ہے جسے صدر عالم اور روز ازل سے ہی ابد تک کیلئے پیش کیا گیا ہے اور پیش ہوتا رہے گا۔ وہ الٰہی مکتب اپنے وسیع معنی میں توحید کا نظریہ اپنے بلند پہلوؤں کے ساتھ ہے جس میں مخلوق خلقت کی بنیاد اور اس کا مقصد جو اپنے وجود کی وسعتوں میں اس کے درجات مراتب، شہود و غیب کا حامل ہے اور وہ مکتب محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تمام معنوں کے ساتھ اپنے تمام درجات اور پہلوؤں کے ساتھ جلوہ افروز ہوا ہے۔ تمام انبیاء و اولیاء علیہم السلام اسی کو وجود بخشنے کیلئے آئے تھے۔ کمال مطلق اور نہایت جلال و جمال تک رسائی کا اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ملتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ خاکی مخلوق کو فرشتوں پر برتری اور فضیلت دی گئی ہے۔ ایسی برتری اور فضیلت تمام مخلوقات میں سے کسی کو بھی علانیہ یا

www.ketab.ir

مخفی طور پر حاصل نہیں ہے"۔

حضرت امام خمینی ؒ کی منطق میں سیاست میں آنے کا مقصد حکومت حاصل کرنا نہیں ہے، بلکہ ایک ایسے میدان جنگ میں کامیابی حاصل کرنا ہے جس کے بارے میں خداوند عالم نے کئی ایک قسمیں کھانے کے بعد بڑی تاکید کے ساتھ کہا ہے ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰيهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰيهَا﴾ مقصد انسان کی تربیت اور اس کی ہدایت ہے۔ عالم خاک سے ملکوت کا سفر ہے۔ مقصد معاشرے کی تشکیل اور ایک ایسا ماحول وجود میں لانا ہے جہاں صرف خدائے واحد کی عبادت ہو۔ بندگی اور اخلاص اور نور ایمان بالغیب کا جلوہ ہو۔ نفسانی خواہشات اور دنیاوی شہوات کا گذر نہ ہو۔ انسان کی آنکھوں کو اسی ہستی کی وسعتوں میں جمال حق کیلئے بینائی حاصل ہو جائے۔ توحید اور اس کے بلند پہلوؤں کو تمام انسانی روابط و تعلقات میں حکمفرما قرار دے اور یہ سب تزکیہ نفس کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا مقولہ ہے جس سے مشرق و مغرب کے حکمران بے خبر ہیں اور آج کی شکستہ حال دنیا اسی کی پیاسی ہے۔

حضرت امام خمینی ؒ کے کام کی عظمت کا راز اور پیروکاروں پہ آپ کے کلام اور افکار کی حیرت انگیز تاثیر کو اسی حقیقت میں تلاش کیا جانا چاہیے۔ وہ لوگ جو تلوار پر خون کی کامیابی، یعنی حضرت امام ؒ کے دوستوں کا ایک ایسی مسلح حکومت سے مقابلہ جو امریکہ کی حمایت یافتہ ہو اور اس پر برتری حاصل کرنے کی وجوہات کو سیاسی اور اقتصادی عوامل کے پس منظر میں تجزیہ و تحلیل میں لگے رہتے ہیں وہ اس کی وجہ کو درک کرنے سے قاصر ہیں۔ دراصل یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے امام ؒ کی کامیابی کو جہاد

بالنفس کے طریقے اور جہاد اکبر کے سخت میدان میں ان کے تجربے اور آموزش کو نہ تو سنا ہے اور نہ ہی جانتے ہیں، اسی لیے وہ امامؒ کے انقلاب کی ماہیت کو جاننے سے بھی عاجز ہیں۔

''جہاد اکبر یا نفس کے ساتھ مجاہدہ'' نامی کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، ایک ایسے عارف کی تحریر ہے جس نے سالوں تک سیر وسلوک اور عبادت ومعرفت کی منزلیں طے کرتے ہوئے اس پرخطر راستے کو عبور کیا ہے۔ حضرت امام خمینیؒ سیاسی جدوجہد کے پرچم کو آشکارا طور پر بلند کرنے سے پہلے اس راستے پر گامزن افراد کو اس قسم کی باتیں سمجھاتے رہتے تھے کہ ان کا طریقہ کار اور راستہ دوسرے پیشہ ور تمام سیاستدانوں سے الگ ہے اور یہ کہ سیاسی، فوجی اور اقتصادی جہاد میں حقیقی کامیابی اپنے نفس کے ساتھ جہاد کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی ہے۔

اس کتاب کے مطالب ''نجف اشرف'' میں حضرت امام خمینیؒ کے ماہ رمضان اور دوسرے ایام کی مناسبت سے حوزہ ہائے علمیہ میں کی ہوئی تقریروں پر مشتمل ہیں[1] اور یہ حضرت امامؒ کے چاہنے والوں کی ہمت اور کوشش سے اندرون اور بیرون ملک، طبع ہوکر شائع ہوچکی ہے۔

حضرت امامؒ کی دردمندانہ اور اخلاقی رہنمائی اس سخت اور طاقت فرسا دور میں دینی طالب علموں اور کالجوں کے طلبہ میں الٰہی جذبات کو ابھارتے تھے اور تحریک کے

۱۔ یاد رہے کہ کتاب ''جہاد اکبر'' حضرت امام خمینیؒ کے نجف کے قیام کے دوران مختلف مواقع پر آپؒ کے ارشادات پر مشتمل ہے جسے حضرت حجت الاسلام والمسلمین سید حمید روحانی نے ترتیب دیا ہے۔

www.ketab.ir

راستے کو ان لوگوں کے راستے سے الگ کرتے تھے جو تزکیہ نفس کی منزل سے بیگانہ تھے اور حقیقت کے طلبگاروں کے دلوں میں اخلاص وایمان کے بیج بوتے تھے آخر کار ایک ایسا بیج جو خدا کے لطف سے بارآور ہوا اور دنیا والوں نے آگ اور خون، نیز طاقت اور اسلحہ کے مقابلے کے دنوں میں ۵۷ھ ش کو مومن جوانوں کے شہادت کی طرف بڑھنے کے ایسے معجزنما مناظر دیکھے جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ جو جنگ لڑنے کے ساتھ ساتھ میدان جنگ کے مورچوں میں مناجات کرتے تھے۔

اب کی دفعہ دوبارہ اس مرد مومن کی اس یادگار کو اس کے وضاحتی حاشیوں کے ساتھ پیش کررہے ہیں۔

مؤسسۂ تنظیم ونشر آثار امام خمینیؒ

بین الاقوامی امور

www.ketab.ir